مکاتیب

(۳)

بخدمت جناب مولانا محمد عمار خان ناصر صاحب سلمہ اللہ وحفظہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ الشریعہ کے اپریل کے شمارے میں جناب کا مضمون ''زنا کی سزا'' (۲) پڑھا۔ پورے مضمون کا تفصیلی جواب دینے کی ہمت نہیں، البتہ جواب کا جو جو ہر ہو سکتا ہے، وہ پیش خدمت ہے۔ اللہ کرے کہ اس سے آپ کے ذکر کردہ تمام اشکالات کا حل نکل آئے۔ یہ اقتباس احقر کی کتاب ''تحفہ اصلاحی'' سے ہے۔ یہ جواب الشریعہ میں چھپوانے کے ارادہ سے نہیں لکھا، صرف آپ کے مطالعہ اور غور وفکر کے لیے لکھا ہے۔ ویسے اگر آپ اس کو شائع بھی کر دیں تو مجھے اعتراض نہیں۔

مزید ایک بات پر غور کرنے کے لیے عرض کروں گا کہ علم کس کو کہتے ہیں؟ کیا جو اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہو، وہ علم نہیں؟ اگر وہ علم ہے تو پھر اگر کچھ اشکال ہے تو ہماری کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے ہے، اور اگر وہ بھی علم نہیں تو پھر ہماری اور آپ کی عقلوں اور سمجھوں کا بھی کیا اعتبار ہے، اور وہ کیا معیاریت رکھتی ہیں؟ قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: الدين النصيحة۔ وماعلينا الا البلاغ۔

[مولانا مفتی] عبدالواحد غفرلہ

دارالافتاء، جامعہ مدنیہ لاہور

''تحفہ اصلاحی'' سے اقتباس:

امین اصلاحی صاحب نے رجم کے حد ہونے کے خلاف نسخ القرآن بالسنۃ کے عدم جواز کو اپنے لیے بڑی حتمی دلیل سمجھا تھا، ورنہ جہاں تک اصل مسئلہ کا تعلق ہے، احکام کی جو ترتیب واقع میں ہمیں ملتی ہے، اس میں نسخ القرآن بالسنۃ کا قول کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ قرآن پاک میں زنا کی سزا کے متعلق پہلے پہل یہ آیتیں نازل ہوئیں:

وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً (النساء، ۱۵)

''اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بیویوں میں سے، تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کر لو۔ پھر اگر وہ آدمی گواہی دے دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر بند رکھو، یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راہ تجویز فرما دیں۔''